بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَعَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر ۸

یوم بدھ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۱۶ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۵ امان ۱۳۴۸ ہش | ۵ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۵۳

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے

خدا تعالےٰ کی یاد میں دل کو ہر وقت لگا رہنا چاہیئے

"قرآن شریف میں ہے اُذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ۔ یعنی اے میرے بندو تم مجھے یاد کیا کرو اور میری یاد میں مصروف رہا کرو میں بھی تم کو نہ بھولوں گا تمہارا خیال رکھوں گا اور میرا شکر کیا کرو اور میرے انعامات کی قدر کیا کرو اور کفر نہ کیا کرو۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ذکرِ الٰہی کے ترک اور اس سے غفلت کا نام کفر ہے پس جو دم غافل وہ دم کافر والی بات صاف ہے۔ یہ پانچ وقت تو خدا تعالےٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالےٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ سو خدا تعالےٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالےٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد پنجم صفحہ ۲۵۴، ۲۵۵)

اخبار احمدیہ

-- ربوہ ۴ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کھانسی کی تکلیف ہو گئی ہے۔ جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-- ربوہ ۴ امان۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طبیعت پہلے جیسی ہے۔ گردے میں انفیکشن چل رہی ہے۔ نیز کھانسی کی بھی تکلیف ہے۔ احباب بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-- ربوہ ۴ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو گزشتہ رات شدید سر درد کی تکلیف رہی۔ آج صبح دوا کھانے کے بعد سے نسبتاً سکون ہے احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے حضرت سیدہ مدظلہا کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے، اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے۔ آمین

-- ربوہ ۴ امان۔ حضرت سیدہ اُمِ مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو بہتر ہے، لیکن گزشتہ رات بھی بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آسکی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-- ربوہ ۴ امان۔ محترم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر صنعت و تجارت تاحال بیمار ہیں۔ ابھی تک مستقل افاقہ کی صورت پیدا نہیں ہوئی ہے۔ نیز آپ کی اہلیہ صاحبہ محترمہ بھی بدستور بیمار چلی آرہی ہیں۔ انہیں بغرض علاج لاہور لے جایا جا رہا ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

درخواستِ دعا

مکرم و محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ایک لمبے عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ گو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب روبصحت ہیں۔ تاہم ابھی خاصی حد تک کمزوری باقی ہے۔ تمام احباب و بزرگانِ جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ محترم قاضی صاحب کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور اہم خدماتِ دینیہ کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین

بشارت الرحمٰن
پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ

مسعود احمد پیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

خطبہ جمعہ

اسلام میں شروع سے ہی مخلصین کے ساتھ وہ لوگ بھی شامل رہے ہیں جن کے دل نورِ ایمان سے خالی ہوتے ہیں

ایسے لوگ اسلام کو کمزور کرنے کیلئے جھوٹی باتیں پھیلاتے ہیں اور اطاعت کی روح کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہیں

ہمارا فرض ہے کہ ہم چوکس اور بیدار رہ کر ایسے لوگوں کے فتنوں سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں

اگر ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھیں تو ایسے لوگ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۷ر صلح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۷ر جنوری ۱۹۶۹ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ:- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے سورۃ المائدہ کی مندرجہ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:-

يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا وَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ (المائدہ ۵: ۴۲)

پھر فرمایا:

اللہ تعالےٰ نے

اس آیۂ کریمہ میں

بیان فرمایا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو مخلصین کی جماعت دی گئی تھی اگرچہ وہ انتہائی طور پر فدائی اور جانثار اور ایثار پیشہ تھے۔ اسلام کی حقیقت کو سمجھنے والے اور اپنے نفسوں کو اللہ تعالےٰ کے قدموں پر ڈال دینے والے تھے اور خدا کے لئے اور خدا کی رضا کی جستجو میں اپنا سب کچھ قربان کر دینے کے لئے تیار تھے۔ لیکن ان مخلصین کے ساتھ کچھ لوگ وہ بھی شامل تھے۔ جن کا ایمان صرف زبان تک تھا جن کے دل ایمان سے خالی تھے۔

اس گروہ میں پھر

دو قسم کے لوگ

پائے جاتے تھے۔ ایک وہ جن کے دل اگرچہ ایمان سے اس وقت تک خالی تھے لیکن آہستہ آہستہ ان کے دلوں میں ایمان داخل ہو رہا تھا جیسا کہ دوسری جگہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے:-

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (الحجرات ۴۹: ۱۵)

کہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ امید رکھی جا سکتی ہے کہ تمہارے دلوں میں یا تم میں سے بعض کے دلوں میں بعد میں ایمان داخل ہو جائے اور تم پختہ طور پر اور سچے طریق پر ایمان لے آؤ۔ اسی وجہ سے اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ سب لوگ جن کے دل ایمان سے ابھی خالی ہیں وہ اس قسم کی حرکتیں کرتے اور اس قسم کی بداعمالیوں کے مرتکب ہوتے ہیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ

مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ

کہ جن کے دل ایمان سے ابھی خالی ہیں لیکن جن کی زبان ایمان کا اقرار کرتی ہے ان میں سے کچھ وہ ہیں جن کے متعلق اس آیت میں ذکر کیا گیا ہے

جن کے دل ایمان سے خالی تھے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لیکن زبان سے ایمان کا اقرار تھا۔ وہ پھر

دو گروہوں میں تقسیم تھے

ایک وہ جن کے متعلق یہ امید کی جا سکتی تھی کہ ایک وقت میں ان کے دلوں میں نورِ ایمان داخل ہو کر ان کی روح کو اور ان کے دل کو اور ان کے جسم کو اور ان کے خیالات اور جذبات کو اور ان کی تمام استعدادوں کو منور کر دے گا۔ لیکن ایک وہ تھے جن کے متعلق اس قسم کی امید ان کی ظاہری حالت کو دیکھ کر نہیں رکھی جا سکتی تھی اور انہی کا ذکر اس آیۂ کریمہ میں کیا گیا ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں میں سے وہ بھی ہیں کہ جو

يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ

کفر کی اور فتنہ کی اور فسوق کی باتیں سننے کی طرف بڑی جلدی مائل ہو جاتے ہیں۔

اور اس قسم کی

فاسقانہ باتیں پھیلانے کا میلان

ان کی طبیعتوں میں ہے اور ان کے اعمال بھی کفر کی ملونی کی وجہ سے کافرانہ اعمال ہی کہلائے جاسکتے ہیں ایمان کے امتحان کے وقت مضبوط دل والا تو ایمان کی پختگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ لیکن یہ لوگ اپنے ایمان کی کمزوری کا اور کفر کی آمیزش کا مظاہرہ کرتے ہیں اور فوراً اس قسم کے بد اعمال کی طرف مائل ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ

کا گروہ بھی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تھا جو کفر کی باتیں سننے اور کفر کی باتوں کے پھیلانے اور کفر کی بداعمالیوں کی طرف سرعت سے متوجہ ہونے میں سب سے آگے تھا اُس کی طبیعت کا میلان ہی اُس طرف تھا۔

پس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی اس قسم کے لوگ پائے جاتے تھے۔ اللہ تعالےٰ نے یہاں یہی فرمایا ہے کہ

ایسے لوگوں کا مقصد

چونکہ اسلام کو اور امتِ مسلمہ کو کمزور کردینا ہوتا ہے اس لئے ان لوگوں کا تعلق ان غیر مسلموں کے ساتھ رہتا ہے جو اسلام کے بظاہر نزدیک آتے تھے۔ باتیں سنتے تھے مسلمانوں کی مجلسوں میں بیٹھتے تھے لیکن خالص نیت کے ساتھ نہیں بلکہ بدنیتی کے ساتھ اور دو مقصد ان کے پیشِ نظر ہوتے۔ ایک تو اس قسم کے کمزور ایمان والوں سے تعلق پیدا کرکے جھوٹی باتوں کو وہ سنتے اور اخذ کرتے تھے۔ پھر غیر مسلموں میں جاکے یہ کہتے تھے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھیوں میں سے

مصلح لوگوں نے

یوں کہا کیونکہ ان لوگوں کے متعلق قرآن کریم یہی کہتا ہے کہ جب ان سے کہا جائے کہ فساد کی باتیں نہ کرو تو جواب دیتے ہیں۔

اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ (البقرہ ۲:۱۲)

یہ یہودی جو تھے وہ مسلمانوں سے تعلق قائم کرتے اور باتیں سنتے تھے اور پھر دوسروں کو جاکے کہتے تھے کہ بڑے بڑے بزرگ مصلح خدمت گزار مسلمانوں سے ہم نے یہ باتیں سُنی ہیں۔ اور اس قسم کی جھوٹی باتیں پھیلا کر وہ اسلام کے خلاف مکر اور منصوبے کرتے تھے۔

دوسرے

اُن کا مقصد یہ تھا

کہ صداقت کی باتیں، قرآن کریم کی آیات اور ان آیات کی تفسیر سنیں اور جس رنگ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ان ہدایتوں کے مطابق زندگی گزارتے تھے وہ دیکھیں، ان کے متعلق باتیں سنیں لیکن نیت یہ نہیں ہوتی تھی کہ صداقت کو صحیح شکل میں آگے پھیلائیں بلکہ وہ آیاتِ قرآنی کو سنتے تھے اس نیت کے ساتھ کہ اس کا مفہوم اس رنگ میں پھیلائینگے کہ اعتراض کرنے والے اسلام کو اعتراض کا نشانہ بنائیں اور اسلام کی اشاعت میں اس طرح ایک روک پیدا ہوجائے۔

اللہ تعالےٰ نے ہمیں یہاں یہ بتایا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں آپ کے فدائیوں کے ساتھ

کمزور ایمان والوں کا جو گروہ

شامل ہوگیا تھا اور کمزور ایمان والوں میں سے بھی وہ جو

یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ

کے مظاہرے کرتے تھے ان کا تعلق ایسے گروہوں کے ساتھ تھا کہ جو مسلمان نہیں تھے لیکن بظاہر شوق سے اسلام کی باتیں سنتے تھے۔ اور نیت یہ ہوتی تھی کہ کچھ جھوٹی باتیں لیں اور پھیلائیں اور کچھ سچی باتیں لیں اور ان کا غلط مفہوم لے کر اسے بگاڑ کے لوگوں کے سامنے پیش کریں تاکہ اسلام اعتراض کا نشانہ بنے۔ اور وہ لوگ جو اسلام کی طرف مائل ہو رہے ہیں ان کے راستہ میں ایک روک پیدا ہوجائے اور اسلام کی فتح اور کامیابی کا زمانہ جو ہے وہ آئے ہی نہ یا اس میں تاخیر ہوجائے بہرحال ان کی نیتیں اور ان کی خواہشیں اور ان کی کوششیں تو یہی ہوتی تھیں کہ اسلام کامیاب نہ ہو ناکام رہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ایسے

منافقوں کی ایک علامت

یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کا تعلق فتنہ پیدا کرنے والے غیر مسلموں کے ساتھ ہوتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یہی تھا۔ ایسے کمزوروں کا تعلق فتنہ پرداز غیر مسلموں کے ساتھ تھا یہاں مثال کے طور پر یہود کا ذکر ہے لیکن جب ہم اسلامی تاریخ کو دیکھتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جس وقت اسلام پھیلا تو جب قیصر مقابلہ پر آیا عیسائیوں میں ایسے لوگ ہیں نظر آتے ہیں۔ جب کسریٰ مقابلہ میں آیا تو ایرانیوں میں ایسے لوگ تھے جو اس نیت کے ساتھ مسلمانوں سے تعلق پیدا کرتے تھے کہ کمزور مسلمانوں سے فائدہ اٹھائیں اور غلط باتیں مشہور کرکے

اسلام کو کمزور اور ناکام کرنے کی کوشش

کریں۔ مثال کے طور پر یہاں یہود کا ذکر ہے۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان مفسدین کا اصل مقصد اسلام میں کمزوری پیدا کرنا ہوتا ہے اور یہ لوگ دو طریق اختیار کرتے ہیں۔ ایک اندرونی فتنہ کا اور ایک بیرونی فتنہ کا۔ بیرونی طور پر تو جھوٹی باتیں یا آیاتِ قرآنی کا مفہوم غلط بیان کرکے اسلام کو اعتراض کا نشانہ بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اندرونی طور پر اطاعت کی روح کو کمزور کرتے ہیں۔ اطاعت کی روح سَمْعًا وَ طَاعَۃً ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالےٰ کا ارشاد نازل ہوتا تھا۔ آپ اس پر عمل کرتے تھے اور جس طرح اور جس رنگ میں آپ اس پر عمل کرتے تھے اپنے ماننے والوں سے یہ توقع اور امید رکھتے تھے۔ کہ وہ بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق اطاعت کا ایسا ہی نمونہ دکھائیں گے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت حقیقتاً

اللہ تعالےٰ کی اطاعت

ہے۔ اس لئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ اپنی طرف سے کچھ کہا نہ اپنی طرف سے کچھ کرکے دکھایا جو کہا وہ خدا کا فرمان جو کیا وہ اس فرمان کے مطابق ایک نمونہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔

اندرونی دشمن اور بیرونی دشمن

یہ سمجھتا ہے کہ اگر اطاعت کی اس رُوح کو کمزور نہ کیا جائے تو وہ فتنہ نہیں پیدا کر سکتا۔ اس واسطے اُن کی ساری توجہ اور اُن کا بھرپور وار اس رُوح پر ہوتا ہے جو سَمعاً وَ طَاعَۃً کی رُوح ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمایا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ "اِنْ اُوْتِیْتُمْ ھٰذَا فَخُذُوْہُ" کہ جو تمہاری مرضی کے مطابق ہو جس چیز میں تمہارا فائدہ ہو وہ حکم تو مان لیا کرو۔ یعنی جو بات تمہیں معقول نظر آتی ہے مان لیا کرو لیکن جو بات تمہاری عقل میں نہیں آتی جسے تم غیر معقول سمجھتے ہو وہ تم کیوں مانو اور جسے ہوائے نفس مضر پاتا ہے مفید نہیں پاتا اپنے لئے اُسے کیوں مانو۔ اطاعت کی اس رُوح کو کمزور کرنے کے لئے یہ حیلہ کرتے تھے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر اس قسم کے احکام ہوں (چونکہ وسیع مفہوم ادا کرنا تھا اس واسطے احکام کی قسم کو معین نہیں کیا رُوح بتا دی ہے) جو تمہارے فائدہ کے تمہیں نظر نہ آتے ہوں، تمہاری خواہش کے مطابق نہ ہوں جو تم چاہتے ہو وہ نہ ہوں جو تمہارے نزدیک معقول نہ ہوں ایسی باتوں کو نہ مانا کرو بلکہ

آزادیٔ ضمیر کا واسطہ دیکر

اور اللہ تعالےٰ نے جو عقل دی ہے اور بہت سی استعدادیں دی ہیں اُنکا واسطہ دے کر کہتے ہیں کہ آخر خدا تعالےٰ نے تمہیں بھی عقل دی اور روحانی قوتیں دیں جس چیز کو تم اچھا نہیں سمجھتے آنکھیں بند کر کے کیوں مانو علیٰ وجہ البصیرت ماننا چاہیئے پتہ نہیں کس کس رنگ میں وہ ان کو بہکاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس قسم کے احکام ہوں تو مان لیا کرو۔ اس قسم کے احکام ہوں تو نہ مانا کرو۔ قسم نہیں بتائی لیکن طریق بتا دیا کہ جب چاہو مانو جب چاہو نہ مانو پس "اطاعت" تو ختم ہو گئی۔ وہ رُوح جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی کا رنگ چڑھا دیتی ہے۔ وہ رُوح جو نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ہم شکل بنا دیتی تھی۔ وہ رُوح جو اللہ تعالےٰ کا محبوب بنا دیتی تھی کیونکہ خدا نے یہی فرمایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو اور آپ سے محبت کرو تب میرے محبوب بن سکو گے۔ دشمن کہتا ہے اس رُوح کو کچل دو تو نہ محمدؐ کے ہم شکل بنیں گے نہ (اپنی اپنی استعداد کے مطابق) صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہر بنیں گے نہ اللہ تعالےٰ کے محبوب ہوں گے نہ کامیاب ہوں گے۔ کیونکہ اسلام کا مقصد ہی یہی تھا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ہی یہ تھی کہ اپنی اپنی استعداد کے دائرہ کے اندر تمام بنی نوع انسان کو صفات باریتعالےٰ کا مظہر بنا کے اللہ تعالےٰ کا محبوب بنا دیا جائے تاکہ خدا تعالےٰ کے احسانات اور انعامات سے انسان زیادہ سے زیادہ حصہ لینے لگ جائے۔

تو اندرونی دشمن اور بیرونی دشمن ہر دو کا مقصد ہے اسلام کو کمزور کر کے بظاہر ناکامی کی طرف اُسے دھکیلنا اور ایک ہی بنیادی حربہ ہے جو وہ استعمال کرتا ہے اور وہ

اطاعتِ رسولؐ کی رُوح

کو کمزور کر دینا ہے۔ جب اطاعت کی رُوح کمزور ہو گئی تو یہاں بھی اختلاف کیا وہاں بھی اختلاف کیا۔ ہزار دروازے فتنے اور فساد اور بغاوت اور فسوق کے کھل جاتے ہیں۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ان اندرونی اور بیرونی دُشمنوں کے منصوبوں اور ریشہ دوانیوں اور کارروائیوں کو دیکھ کر اے ہمارے رسولؐ! غمگین نہ ہو۔ "لَا تَحْزَنْ" کی وجہ قرآنِ کریم نے دوسری جگہ بتائی ہے اور دل کی مضبوطی کے سامان پیدا کئے ہیں۔

فرمایا کہ

"وَلَا تَحْزَنْ عَلَیْھِمْ وَلَا تَکُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْکُرُوْنَ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔"

(النحل ۱۶ : ۱۲۸-۱۲۹)

کہ دُشمن جس دروازے سے چاہے آئے وہ کامیاب نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ اللہ کی مدد اور نُصرت اُسے ملتی ہے جو اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا اور نیکیوں کو احسن طور پر بجا لاتا ہے۔ تو "لَا تَحْزَنْ" میں یہ حکم ہے کہ غمگین مت ہو کیونکہ تقویٰ کے اعلےٰ ترین مقام پر تم قائم ہو اور احسن اعمال بجا لانے میں تمہارا کوئی مثیل نہیں ہے۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ تمہارے ساتھ ہے۔ دشمن کا مکر کامیاب ہو ہی نہیں سکتا۔ اسی کی وضاحت آپ نے فرمائی تھی۔ جب یہ کہا "لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا" (التوبہ ۹ : ۴۰) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا کہ

ناکامی اور نامرادی کا خوف

دل میں نہ لا۔ "اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا" خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اور جو شخص تقویٰ پر قائم ہو احسن اعمال بجا لانے والا ہو۔ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ ہو کہ میں تمہارے ساتھ ہوں وہ ناکام کیسے ہو سکتا ہے؟ تو یہاں پر "لَا تَحْزَنْ" کا مطلب یہ ہے کہ اے ہمارے رسول! ہم تمہارے ساتھ ہیں تم ناکام نہیں ہو سکتے اس واسطے ناکامی کا کوئی غم نہیں۔

دوسرے اللہ تعالےٰ نے یہ وعدہ دیا تھا کہ ایمان کے تقاضوں کو پُورا کرو تو ہماری مدد اور نصرت اس رنگ میں تمہارے شاملِ حال ہو جائیگی کہ غیر تمہارے پر فتح نہیں پا سکے گا۔ تمہارے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکے گا جیسا کہ آل عمران میں فرمایا:۔

"وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔"

(آلِ عمران ۳ : ۱۴۰)

اگر تم حقیقی مومن ہو اور ایمان کے تقاضوں کو پُورا کرنے والے ہو تو کامیابی تمہارے نصیب میں ہے اس واسطے تمہیں غمگین ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم تو اوّل المومنین تھے۔ آپ سے بڑھ کر کوئی مومن نہیں تھا۔ تو یہاں یہ فرمایا کہ تم اوّل المومنین ہو تم نے ہی کامیاب ہونا ہے اس واسطے "لَا تَحْزَنْ" پریشان ہونے کی، غمگین ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

سورۂ عنکبوت میں

اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جن کو ملائکہ کی مدد اور اُن کی بشارتیں ملتی ہیں۔ پس یہاں یہ معنے ہوں گے کہ ملائکہ تمہاری مدد پر ہر وقت کمربستہ ہیں "لَا تَحْزَنْ"۔ اندرونی اور بیرونی دشمن کیسے کامیاب ہو سکتا ہے۔ تم یہ غم نہ کرو یعنی دل میں یہ خیال نہ آئے کہ اسلام کہیں کمزور نہ ہو جائے، ناکام نہ ہو جائے۔

اللہ تعالےٰ نے ایک اور جگہ فرمایا ہے:۔

"فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ"

(البقرہ ۲ : ۳۹)

جو اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہدایتِ قرآنی کی اتباع کرتا ہے وہ کامیاب ہوتا ہے ناکامی کا مُنہ نہیں دیکھتا "وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ" تو فرمایا "لَا تَحْزَنْ" جو ہم نے ہدایت نازل کی ہے تیری تو ساری زندگی، سارے اخلاق ہی اس ہدایت کا عملی نمونہ ہیں، یعنی تیری زندگی قرآن کریم کی ہدایت کے مطابق ہے اس واسطے تجھے غمگین ہونے کی ضرورت نہیں۔ نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو تو غم کا سوال ہی نہیں۔ دراصل ہمیں یہ سارے سبق دیئے جا رہے ہیں۔

پھر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

"لَا یَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا" (یونس ۱۰ : ۶۶)

اسلام کے دشمن چاہتے ہیں کہ تجھے ناکام کریں اور ذلیل کر دیں۔ لیکن تجھے اِس یقین پر قائم کیا گیا ہے کہ

عزّت کا سرچشمہ اور منبع

اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اس واسطے جو مرضی وہ کہتے رہیں، کرتے رہیں۔ عزّت تو تیرے ہی نصیب میں ہے۔ دُنیا کا سب سے معزز انسان (جب سے انسان پیدا ہوا اور جب تک انسان اس دنیا میں رہے گا) تُو ہے۔ تیرے طفیل پہلوں نے بھی عزّت پائی اور بعد میں آنے والے بھی تیرے ہی طفیل عزّت حاصل کریں گے۔ تمہیں اب سرچشمہ عزّت بنا دیا گیا ہے۔ تو چونکہ تیرے طفیل ہی سب کو عزّت ملی ہے اس واسطے ان کے قول ان کے مُنہ کی باتیں بے نتیجہ ہیں، بے اثر ہیں۔ عزّت کا مالک تو تُو ہی ہو گا۔ لَا تَحْزَنْ۔ غم کرنے کی ضرورت نہیں۔ تیرے طفیل اسلام ہمیشہ معزز رہے گا۔ اسلام ہمیشہ ملائکہ کی بشارتیں حاصل کرتا رہے گا۔ اسلام اور امتِ مسلمہ ہمیشہ اعلیٰ رہے گی اور خدا تعالیٰ ہمیشہ متقیوں کے ساتھ رہے گا۔ اُن متقیوں کے ساتھ جو اللہ تعالےٰ کی نازل کردہ ہدایتِ قرآنی پر عمل کرنے والے ہیں۔ اس واسطے "لَا تَحْزَنْ"۔ اے رسولؐ! تجھے ان اندرونی دشمنوں کی یہ حرکتیں اور یہ منصوبے جو وہ کر رہے ہیں جن کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے اس خیال میں نہ ڈالیں کہ وہ کامیاب اور تُو ناکام ہو جائے گا۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم تو یقین اور پختگی کے ساتھ اس حقیقت پر قائم تھے۔ لیکن آیاتِ قرآنی میں جن کے مخاطب نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہوتے ہیں اس قسم کا مضمون اگر بیان نہ ہو تو ہم لوگوں کو سبق دینے کے لئے یہ اسلوب اختیار کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کامیاب تو تم ہی نے ہونا ہے پھر ان لوگوں کو موقع کیوں دیا جاتا ہے ایذاء پہنچانے اور سازشیں کرنے کا؟ یہاں اللہ تعالیٰ نے اس کی حکمت بھی بتا دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان لوگوں کو اس قسم کی مفسدانہ حرکتوں کی مہلت اور اجازت اس لئے دی جاتی ہے کہ

اُن کا امتحان لیا جائے

اور اُس امتحان کے نتیجہ میں اُن کا اندرونہ آشکار ہو جائے اور لوگوں کو پتہ لگ جائے کہ مصلح ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود فساد سے ان کے دل بھرے ہوئے اور ایمان سے اُن کے دل خالی ہیں۔ اس لئے ان کے اندرونہ کو ظاہر کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ ان لوگوں کو ایسا موقع دیتا ہے اور جس دل میں اللہ تعالیٰ کی نگاہ تقویٰ اور طہارت نہ دیکھے تو اے ہمارے رسول! یا تم اے امتِ مسلمہ!! اُن کے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔ جب اُن کے دل تقویٰ اور طہارت سے خالی ہیں تو تمہارا تقویٰ اور تمہاری طہارت اور پاکیزگی جسے خدا تعالےٰ کے فضل سے تم نے حاصل کیا ان لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ ان میں خلوص نہیں، عشقِ الٰہی نہیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبّت نہیں۔ اطاعتِ قرآن نہیں۔ اتباعِ اُسوۂ نبویؐ نہیں۔ اُن کے دلوں میں کوئی بھی پاکیزگی اور طہارت نہیں۔ "اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ" کی نعرہ بازی سے تو کچھ نہیں بنتا۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں وہ پاک دل اور مطہر نہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی دلی ناپاکی کو ظاہر اور آشکار کرنا چاہتا ہے اس لئے ان کو اجازت دی ہے کہ اس قسم کی حرکتیں کرو۔ اس لئے اجازت نہیں دی کہ وہ اسلام کو یا مسلمانوں کو یا نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو کوئی نقصان پہنچانا چاہتا ہے کیونکہ نقصان کا تو کوئی امکان ہی نہیں۔ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تو کسی کمزوری کا امکان نہیں کسی نقصان کا بھی امکان نہیں۔ بعد میں آنے والوں کے لئے یہ وعدہ ہے کہ خلوص پیدا کرو۔ اللہ تعالیٰ کا عشق پیدا کرو۔

محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبّت پیدا کرو

قرآن کریم کی ہدایت کی اتباع کرو۔ اُسوۂ نبیؐ کو اپناؤ اور وہی رنگ چڑھاؤ جو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دُنیا کے سامنے پیش کیا تو پھر تمہیں بھی کوئی خطرہ نہیں۔ پھر اندرونی اور بیرونی دشمن جو چاہیں کرتے رہیں بے فکر ہو کر اپنے کام میں لگے رہو۔ ایک طرف اللہ کی رضا کو زیادہ سے زیادہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہو تو دوسری طرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو دُنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلانے کی کوشش کرتے رہو۔ کامیابی تمہارے نصیب میں ہی ہے۔ غیر تمہارے اوپر کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اس آیہ کریمہ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جس طرح اس قسم کی ایک چھوٹی سی جماعت پائی جاتی تھی بعد میں آنے والوں میں بھی اس قسم کی جماعت پائی جائے گی۔ اس قسم کے لوگ ہوں گے جو ایمان کا دعوےٰ کریں گے جو مصلح ہونے کا نعرہ لگائیں گے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ "یُسَارِعُوْنَ فِی الْکُفْرِ" فتنہ، فساد اور فسق اور فجور کی باتیں سُننے کی طرف دوڑیں گے اور ایسی باتوں کو پھیلائیں گے اور بداعمالیوں میں وہ زندگی کے دن گزار رہے ہوں گے جماعت مومنین میں بھی

فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش

کریں گے۔ اور اُن کے مفسدانہ تعلقات بھی غیر مسلموں کے ساتھ ہوں گے یہودی ہوں، عیسائی ہوں، آتش پرست ہوں، دہریہ ہوں، بدمذہب ہوں جو بدنیتی کے ساتھ اور شرارت کے ساتھ، مسلمانوں سے تعلق قائم کریں گے اور غلط باتیں ایسے لوگوں سے سُن کے، جھوٹی باتیں ایسے لوگوں سے سُن کے، یہ کہہ کے پھیلائیں گے کہ بڑے بزرگ مسلمانوں نے یوں کہا اور یوں کہا۔ یا سچّی باتوں کو بدل کے اور ان میں تحریف کر کے پھیلائیں گے تاکہ اسلام پر اعتراض کرنا بعض ناسمجھوں کے نزدیک آسان ہو جائے اور اس طرح شرارت پیدا ہو اور اسلام میں ضعف پیدا ہو۔

نبیٔ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد خلفائے راشدین کے زمانہ میں جب روم فتح ہوا تو وہاں ایک جماعت مسلمانوں کے ساتھ ایسی شامل ہو گئی۔ جب ایران فتح ہوا تو مسلمانوں کے ساتھ ایسی جماعت شامل ہو گئی۔ جب سپین فتح

ہوا تو وہاں بھی مسلمانوں کے ساتھ ایسے لوگ شامل ہو گئے جو مسلمانوں کی طرح لباس پہننے والے، مسلمانوں کی طرح باتیں کرنے والے، مسلمانوں کی طرح اپنے اعتقادات کو قرآنِ کریم کی تعلیم پر قائم کرنے کا اظہار کرنے والے تھے لیکن تاریخ اس قسم کے فتنوں سے بھری ہوئی ہے۔ اندر سے وہ دشمن تھے اور اللہ تعالےٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے اور کرتا رہا کہ اُن کی اسلام دشمنی ظاہر ہوتی رہی اور ہمیشہ ہی وہ خدا کی نگاہ میں اور اُس کے پیاروں کی نگاہ میں حقارت کے اور بے عزّتی کے مقام کو حاصل کرتے رہے۔ اسلام کے لئے جو انہوں نے چاہا اپنے نفسوں کے لئے اسی بے عزّتی اور حقارت کو انہوں نے پایا۔

ہمیں اس طرف توجہ دلائی گئی ہے

کہ دشمن کا یہ فتنہ تو جاری ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ بھی اس سے پاک نہیں رہا آئندہ بھی کوئی زمانہ اس قسم کے شر پسندوں سے پاک نہیں ہوگا۔ اس لئے اے مخلصین امّتِ مسلمہ! تمہارے لئے اصولی طور پر ایک ہی ہدایت ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رہنا اور آپؐ کے اُسوہ اور سنّت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے رہنا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو پھر تم ایسے لوگوں کے فتنہ سے خود بھی بچو گے اور دوسروں کو بھی بچاؤ گے۔

پس سنّتِ نبویؐ کو تم مضبوطی سے پکڑو۔ تم پر یہ فرض عاید کیا گیا ہے کہ ایسے فتنوں سے اپنے نفس کو بھی بچاؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی بچاؤ اور کسی قسم کی کمزوری یا گھبراہٹ کا اظہار نہ کرو۔ تمہارے دل اس یقین پر قائم ہونے چاہئیں کہ اس قسم کے فتنے الٰہی جماعتوں کو مضبوط کیا کرتے ہیں انہیں کمزور نہیں کیا کرتے۔

دوسرے

تمہارا یہ بھی فرض ہے

کہ جیسا کہ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ اس دُنیا میں اُن کے لئے اللہ تعالےٰ نے رُسوائی اور بے عزّتی اور کم وقعتی کا مقام بنایا ہے۔ تمہاری نگاہ میں بھی وقعت کا کوئی مقام اُنہیں حاصل نہ ہو بلکہ خِزْیٌ کا جو مقام خدا تعالےٰ نے اسلام کے دشمنوں کے لئے مقدّر کیا ہے اُسی مقام پر تم اُنہیں دیکھو اور ویسا ہی اُن سے سلوک کرو اور مطہّر نہ سمجھو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہی نہیں ہے کہ وہ ایسے لوگوں کو مطہّر سمجھے، قرار دے یا مطہّر کے ساتھ جو اس کا سلوک ہے وہ سلوک اس سے کرے۔ اور ہمیں یہ بھی بتایا کہ تمہیں چاہیئے کہ تم اس یقین پر پختگی سے قائم رہو کہ اسلام کے مٹانے یا اس کے کمزور کر دینے کے منصوبے جہاں بھی، جس رنگ میں بھی کئے جائیں وہ کامیاب نہیں ہوا کرتے جیسا کہ رسولِ مقبول محبوبِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے "لَا يَحْزُنْكَ" کا نمونہ دُنیا کو دکھایا تھا۔ بڑے ابتلاء آئے، فتنے کھڑے ہوئے، منصوبے کئے گئے لیکن آپ اسی بشاشت کے ساتھ خدا تعالےٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالےٰ کی محبّت اور عشق میں پُوری طرح ڈوبے ہوئے اور خدا تعالےٰ کی محبّت کو کامل طور پر حاصل کرتے ہوئے اِس دُنیا کی زندگی کے دن گزارتے رہے۔ پس یہ نمونہ اس میدان میں آپ نے پیش کیا۔ اس نمونہ کو سامنے رکھو اور اللہ تعالےٰ پر اور اس کی بشارتوں پر اور اُس کے وعدوں پر کامل یقین رکھو۔ اللہ تعالےٰ نے اس جماعت کو اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ وعدہ پُورا ہو جو اس نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا کہ تیرے روحانی فرزندوں میں ایک عظیم اور جلیل فرزند پیدا کروں گا جو تیری عزّت کو، جو تیری محبّت کو، جو تیری عظمت کو ساری دُنیا میں قائم کرے گا۔ اور قرآنِ کریم کی تعلیم کی اشاعت کو اپنے کمال تک پہنچا دے گا۔

ہم لوگ اُس مسیحؑ، اُس فرزندِ جلیل کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ہمارے ساتھ بھی یہ لوگ لگے ہوئے ہیں۔ اس سے تو ہم بچ نہیں سکتے یعنی یہ نہیں کر سکتے کہ ان کا وجود ہی مٹ جائے لیکن ان کے فتنوں سے بچنا اور اپنے بھائیوں کو بچانا اور آگاہ کرنا اور خود

چوکس اور بیدار رہنا ہمارا فرض ہے

اور ہمیں اس یقین پر قائم کیا گیا ہے۔ اسلام ہی کی آخر کار فتح ہوگی۔ تو اس قسم کے فتنے ہمیں بیدار کرنے کے لئے آتے ہیں، ہمیں کمزور کرنے کے لئے نہیں آتے اور ہوگا وہی جو خدا نے چاہا ہے اور خدا چاہے گا۔ ہوگا وہی کہ خدا تعالےٰ سے پیار کرنے والے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے محبّت کرنے والے اور قرآن کریم کی ہدایت کا جُوا اپنی گردنوں پر رکھنے والے اور نبیٔ کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو گزارنے والے ہی کامیاب ہوں گے۔ ہوگا وہی جو خدا نے کہا کہ اسلام تمام ادیانِ باطلہ پر غالب آجائے گا اور ہر ملک اور ہر قوم حلقہ بگوش اسلام ہو جائے گی اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی خاک ہونے میں اپنا فخر سمجھے گی ؂

مجلس مشاورت

انشاء اللہ تعالےٰ اس سال مجلس مشاورت ۲۸-۲۹-۳۰ امان ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۸-۲۹-۳۰ مارچ ۱۹۶۹ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار منعقد ہوگی۔ امراء اضلاع اپنے اپنے ضلع کی طرف سے حسبِ قاعدہ نمائندگان کی اطلاع جلد از جلد دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

احبابِ جماعت محتاط رہیں

ایک آدمی مسمی گُل خاں مع دو بچوں و بیوی کے جماعتوں میں چکر لگا رہا ہے۔ اپنے آپ کو مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لندن کا بھائی ظاہر کرتا ہے کار کے حادثہ کا بہانہ کر کے امداد مانگتا پھرتا ہے۔ اس کا رنگ پکا سیاہ اور جسم بھاری ہے سر پر سیاہ رنگ کی جناح کیپ پہنتا ہے۔ پشتو میں باتیں کرتا ہے۔ عمر تقریباً چالیس سال ہے۔

(ناظر امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

فلاح دارین حاصل کرنے کا ذریعہ

للّٰہی وقف

نیمی معبود تبدیل کا لبادہ اوڑھ کر آستانہ الٰہی پر جھکنا، اور اپنی جان مال، آبرو، غرض جو کچھ انسان کے پاس ہے خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دینا للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ

(بقرہ رکوع ۱۳)

"جو اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دے اور وہ نیک کام کرنے والا بھی ہو تو اس کے رب کے ہاں اس کے لئے بدلہ مقرر ہے اور ان لوگوں کو نہ آئندہ کے لئے کسی قسم کا خوف ہوگا اور نہ ہی وہ کسی سابقہ کوتاہی کی وجہ سے غمگین ہوں گے۔"

اس آیت میں اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ کے یہی معنے ہیں کہ اگر انسان کو اپنی جان مال وقت عزت، اور املاک کی بڑی سے بڑی قربانی دے کر بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی پڑے تو اسے ایسا کرنا چاہیئے۔ اور اپنی گردن کو خدا تعالیٰ کی رضا کے جوئے کے نیچے اس طرح دے دینا چاہیئے کہ گویا اس کا کچھ ہے ہی نہیں جب انسان اس مقام پر پہنچ جاتا ہے تو بے اختیار اس کی روح پکار اٹھتی ہے

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

اس مفہوم کو قرآن کریم نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان سے کیوں واضح فرمایا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (انعام رکوع)

"کہ آپ کی نماز میں، آپ کی قربانیاں، آپ کا زندہ رہنا اور آپ کا مرنا سب کچھ خدا تعالیٰ کے لئے ہے۔"

اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دینے کا نام اسلام ہے۔ اسلام کے لفظ میں ہی خدا تعالیٰ نے یہ مفہوم رکھ دیا ہے۔ اسلام پر ایمان لانے والے کا نام مسلم رکھا گیا ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس نے اپنے نفس کو کلیتہً خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ اگر اس کی کوئی مرضی ہے تو وہی جو خدا کی۔ اگر کوئی خواہش ہے تو خدا کی خاطر، جینا ہے اور مرنا ہے تو اپنے مولیٰ کے لئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مفہوم کو یوں ادا فرمایا ہے

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

قرآن کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی زندگی تین رنگ میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف ہوتی ہے۔

پہلے رنگ کا وقف یہ ہے کہ انسان خدا کے احکام کے جوئے کو کمال رضا اور انشراحِ صدر سے اپنی گردن پر ڈال لے اور اس کا ہر فعل اور قول اس کی ہر فکر محض خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ (البقرہ رکوع ۲۵)

"کہ لوگوں میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنے آپ کو بیچ ہی ڈالتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا ہے۔"

گویا پہلی قسم کا وقف یہ ہے کہ انسان اپنے تمام قویٰ اور اعضاء خدا تعالیٰ کو سونپ دے اور اس کی راہ میں قربان ہو جائے اور اپنے نفس پر ایک قسم کی موت وارد کر لے تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکے کیونکہ خدا تعالیٰ کی رضا ہی وہ آبِ بقا ہے جس کے پینے سے انسان کی کلفتیں راحتوں میں تنگیاں آسائشوں میں اور دشواریاں آسانیوں میں بدل جاتی ہیں۔ حصولِ رضائے الٰہی کے مقصد کی وجہ سے ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس حالت میں کہ آپ پتھروں سے لہولہان تھے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور یہی کہا کہ "اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ" اور یہی وہ چیز تھی جس نے حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پتھروں کے بوجھ تلے دب جانے پر آمادہ کر دیا۔

جب انسان زندگی کے اس موڑ پر پہنچ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا ہی اس کا مقصود ہو جاتا ہے تو وہ پکار اٹھتا ہے ؎

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو

غرض پہلی قسم کا وقف انسان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ صحیح طور پر حقوق اللہ کو ادا کرے حقوق اللہ میں سے سب سے پہلی اور اہم چیز عبادت الٰہی ہے جسے انسان کی تخلیق کا مقصد قرار دیا گیا ہے اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اپنے نفس پر ایک موت وارد نہ کی جائے۔ کیونکہ

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

دوسری قسم کا وقف جس کا مطالبہ انسان سے کیا جاتا ہے یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرنے کے علاوہ مخلوق خدا کی خدمت میں زندگی لگا دے اور دوسروں کی خدمت کر کے مسرت حاصل کرے۔ حقیقت یہ ہے کہ بنی نوع انسان سے محبت کرنا دراصل خدا تعالیٰ سے محبت کرنا ہے۔ قرآن کریم نے اس وقف کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى" (نحل رکوع ۱۳)

کہ اللہ تعالیٰ انسان کو عدل و احسان کا حکم دیتا ہے اور یہ بھی کہ قریبی رشتہ کی ضروریات کا خیال رکھا جائے۔"

گویا دوسری قسم کا وقف انسان سے حقوق العباد کو صحیح طور پر ادا کرنے کا مطالبہ کرتا ہے کیونکہ دنیا کی بھلائی کے ذریعہ سے ہی انسان آخرت میں حاصل کر سکتا ہے اسی لئے دنیا کو آخرت کا مزرعہ کہا جاتا ہے۔ جب ہم اس دنیا کے نظام معاشرت پر غور کرتے ہیں۔ تو ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ نظام معاشرت کی بنیاد تقسیم کار پر ہے۔ کوئی انسان بیک وقت اپنی تمام ضروریات زندگی خود مہیا نہیں کر سکتا۔ ہمیں ہر شعبہ زندگی میں اپنے ساتھیوں کی مدد کی ضرورت پڑتی ہے۔ جب ہم دوسروں کی مدد کے بغیر صحیح زندگی بسر نہ کر سکتے۔ تو ہمارا بھی فرض ہے کہ ہم دوسروں کے کام آئیں اور ضرورت کے وقت ان کی مدد کریں۔

تیسرے رنگ کا وقف یہ ہے کہ انسان دین کی اشاعت اس کے استحکام اور اس کی ترقی کے لئے اپنا نفس، مال، وقت، عزت اور اولاد سب کچھ وقف کر دے۔ اس وقف کی نوعیت دین کی اغراض کی نوعیت سے وابستہ ہے۔ جب دین کے خلاف تلوار اٹھائی جائے تو اس کا فرض ہے کہ دین کے استحکام کے لئے تلوار اٹھائے یہاں تک کہ اس کی راہ میں اپنی جان قربان کر دے جب دین کے لئے اموال خرچ کرنے کے مواقع فراہم ہوں تو انہیں دریغ نہ جانے دے اور حضرت ابوبکر صدیق کی طرح اپنے گھر کا تمام اثاثہ خلیفۂ وقت کی خدمت میں پیش کر دے اور جب دین کے خلاف قلم اٹھائی جائے تو وہ دشمن کا مقابلہ قلم سے کرے جب دین کے لئے مبلغین اسلام کی ضرورت ہو تو زندگی وقف کرتے ہوئے اسلام کی اشاعت کے لئے نکل جائے اس وقف کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ۔" (آل عمران رکوع ۱۱)

کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہونی چاہیئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیکی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے۔

(سمیع اللہ شاہد جامعہ احمدیہ ربوہ)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

ملک کی اہم شخصیتوں سے ملاقات اور لٹریچر کی پیشکش

تبلیغی، تربیتی، اور تعلیمی دورے، ریڈیو پر تقاریر و خطبات، ۵۵ افراد کا قبول حق

ششماہی رپورٹ جولائی تا دسمبر ۶۸ء

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج سیرالیون مشن

خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اشاعت اسلام کا کام عرصہ زیر رپورٹ میں حسب معمول جاری رہا۔ تمام پاکستانی اور لوکل مبلغین اپنے اپنے حلقہ میں پوری تندہی اور محنت سے تبلیغی اور تربیتی فرائض کی سرانجام دہی میں مشغول رہے۔ مختصر رپورٹ ہدیۂ قارئین کی جاتی ہے۔

فری ٹاؤن مشن:۔ فری ٹاؤن سیرالیون مشن کا ہیڈکوارٹر ہے جہاں خاکسار متعین ہے۔ ماہ جولائی ۶۸ء میں سیرالیون آنے سے قبل خاکسار غانا میں بطور پرنسپل احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج خدمات بجا لا رہا تھا۔ ۲۴ جولائی ۶۸ء کو فری ٹاؤن پہنچ کر مرکز کی ہدایت کی تعمیل میں مبلغ انچارج مکرم چوہدری عبدالشکور صاحب سے جو پاکستان تشریف لے جانے والے تھے مشن کا چارج لینا شروع کیا جو ۱۰ اگست ۶۸ء تک مکمل ہو گیا۔

ملاقاتیں:۔ سیرالیون آنے پر سب سے پہلے مکرم مولوی عبدالشکور صاحب اور پریذیڈنٹ چیف گماڑگا جو ہماری جماعت کے پریذیڈنٹ ہیں کے ہمراہ سیرالیون کے گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے ملاقات کی اور انہیں جماعت کی تنظیم اور کام سے آگاہ کیا۔ اس کے علاوہ وزیر تعلیم اس کے سیکرٹری اور پرنسپل ایجوکیشن سیکرٹری سے متعدد بار مل کر پرائمری اور سیکنڈری سکولز کے بارہ میں اہم امور پر گفتگو کی۔ نیز لبنان کے سفیر اس کے سیکرٹری، متحدہ عرب جمہوریہ کے کلچرل سنٹر کے ڈائریکٹر اور بہت سے دیگر معززین شہر سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اور مشن کے کام سے انہیں آگاہ کیا۔

استقبالیہ و الوداعی پارٹی:۔ فری ٹاؤن جماعت نے ریلوے یونین ہال میں خاکسار کی آمد پر اور مکرم مولوی عبدالشکور صاحب کی واپسی پر ایک پارٹی کا وسیع پیمانے پر اہتمام کیا جس میں دو صد سے زائد مدعوین شریک ہوئے۔ اس کی صدارت سابق نائب وزیر اعظم مسٹر سنوسی مصطفےٰ نے کی۔

استقبالیہ و الوداعی ایڈریس جو جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کے پریذیڈنٹ چیف این گماڑگا نے پیش کیا۔ اس موقع پر خاکسار نے اسلام کے روشن مستقبل کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کو بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کے کام اور اس کے نتائج کی وضاحت کی۔ مکرم مولوی عبدالشکور صاحب نے مسلمانوں کو متحد ہو کر اسلام کی ترقی اور کامیابی کے لئے جدوجہد کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

حاضرین میں سے غانا میں سیرالیون کے سابق ہائی کمشنر الحاج خطیب اسکندری اور مسلم کانگریس کے بورڈ آف ٹرسٹیز کے سیکرٹری مسٹر ادلاکر وغیرہ نے جماعت احمدیہ کی تعلیمی اور تبلیغی سعی کو خراج عقیدت پیش کیا۔ آخر میں صاحب صدر سنوسی مصطفےٰ نے پرجوش لہجہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی خدمات کو سراہتے ہوئے مسلمانان سیرالیون سے اپیل کی کہ وہ جماعت سے جو اپنے نہایت ہی محدود وسائل کے باوجود نہایت کامیابی سے اسلام کی خدمات بجا لا رہی ہے پورا پورا تعاون کریں۔

صاحب موصوف نے اپنے دورہ مشرقی بعید کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ ملیشیا میں ان کی ملاقات محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے ہوئی اور وہ چوہدری صاحب موصوف جیسی با اصول، باوقار اور اسلام سے محبت رکھنے والی شخصیت سے بے حد متاثر ہوئے۔

آپ نے اپنی تقریر میں پاکستان جیسی اہم اسلامی مملکت کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہ پاکستان کی موجودہ تمدنی، معاشرتی، اور صنعتی ترقیات سے بہت متاثر ہیں۔ اور دراصل اس وقت پاکستان ہی ایک ایسا ملک ہے جو اسلامی ملک کہلانے کا مستحق ہے۔ کیونکہ یہاں کے لوگ صحیح اسلامی تعلیمات کے حامل ہیں جس کا نمونہ ہمیں احمدی مبلغین میں نظر آتا ہے۔

دورے:۔ فری ٹاؤن میں کچھ عرصہ قیام کے بعد محترم مولوی عبدالشکور صاحب کے ہمراہ بو کا سفر اختیار کیا وہاں جماعت سے خطاب کیا۔ اس علاقہ کے پاکستانی اور لوکل مبلغین کی ایک میٹنگ بلا کر تبلیغی کام کو وسعت دینے کے لئے باہمی مشورہ سے بعض اہم تجاویز سوچی گئیں۔ نیز سکنڈری سکول کے اساتذہ کی ایک میٹنگ میں انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ واپسی پر پیلے۔ مانڈکا۔ اور مگبورکا وغیرہ جماعتوں میں جانے کا اتفاق بھی ہوا۔

فری ٹاؤن کے نزدیک لسڑ اور ولنگٹن کی جماعتوں کا بھی دورہ کیا۔ دونوں جگہ ہماری مساجد زیر تعمیر ہیں۔ جماعتوں کو ان مساجد کے جلد مکمل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

دوسرا دورہ ماہ اکتوبر میں جنوبی اور مشرقی صوبہ کی جماعتوں کا کیا۔ اس دورہ میں مغربی صوبہ میں مکرم مولوی عبدالشکور صاحب اور مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ہمراہ تھے۔ اور مشرقی صوبہ میں مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ساتھ تھے۔ قریباً بیس جماعتوں میں جانے کی توفیق ملی۔ ہر جگہ احباب جماعت سے اجتماعی رنگ میں خطاب کیا۔ انہیں ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور اسلام کی خاطر بڑھ چڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی تلقین کی۔

دو پبلک اجلاس کئے گئے جن میں تقاریر کیں، سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ پرامونٹ چیفس، ایجوکیشن اتھارٹیز۔ ڈسٹرکٹ کمشنرز وغیرہ سے ملاقاتیں کیں اور سلسلہ کا لٹریچر ان کی خدمت میں مطالعہ کے لئے پیش کیا گیا۔ یہ دورہ خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغی و تربیتی اور تنظیمی لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔

تیسرا دورہ شمالی صوبہ کی بعض جماعتوں کا کیا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں کم و بیش دو ہزار میل کا تبلیغی سفر کیا۔

دعائے مغفرت

مورخہ ۲۷-۲۸ فروری ۱۹۶۹ء کی درمیانی رات بوقت ساڑھے بارہ بجے رات ہمارے والد محترم چوہدری فتح الدین صاحب سیال اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

آپ ۱۹۱۴ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اور تادم آخر بیعت کے عہد کو نبھایا اور خلافت سے گہری وابستگی رہی۔

آپ باوجود پڑھے لکھے نہ ہونے کے جہاں بھی بیٹھتے اپنی بساط کے مطابق ضرور تبلیغ کرتے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر مسجد مبارک کے احاطہ میں نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ موصی تھے اس لئے آپ کی تدفین مقبرہ بہشتی میں ہوئی۔ قبر کی تیاری کے بعد محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ وہ محترم والد صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز ہم پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین

آپ محترم عطا محمد صاحب امیر جماعت احمدیہ جڑانوالہ اور محترم عبدالرحمٰن صاحب جڑانوالہ کے ماموں اور چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نائب وکیل المال تحریک جدید کے تایا تھے۔ آپ کے بعد ہم آپ کی اولاد دو بھائی اور ایک ہمشیرہ صابرہ بیگم صاحبہ آپ کی یادگار ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے سب برسر روزگار اور صاحب اولاد ہیں۔

خاکسار بشیر احمد سیال مولوی فاضل انسپکٹر اصلاح وارشاد

و

شمس الدین سیال مولوی فاضل عربک ٹیچر مونسپل ہائی سکول بورے والا

منافقین کی علامات اور اُن کی چالیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ۔ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"منافقوں کا فساد کئی رنگ میں ظاہر ہوتا تھا (۱) وہ مہاجرین اور انصار میں فساد ڈلوانے کی کوشش کرتے رہتے تھے اور قومی سوال کو اپنے بد اغراض کو پورا کرنے کے لئے اڑاتے رہتے تھے۔ چنانچہ غزوہ بنی المصطلق کے موقعہ پر جب ایک معمولی سی بات پر مہاجرین اور انصار میں کچھ اختلاف پیدا ہو گیا۔ تو عبد بن ابی بن سلول نے جو اس وقت ساتھ تھا۔ اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے شور مچا دیا۔ کہ یہ مہاجر باہر سے آکر ہم پر حکومت کرنا چاہتے ہیں تم لوگوں نے ان کو سر پر چڑھا رکھا ہے۔ اگر ان کی مدد نہ کرو تو وہ خود ہی تتر بتر ہو جائیں گے (سیرت ابن ہشام جلد سوم) چنانچہ اس قول کا ذکر قرآن کریم میں یوں ہے هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا (منافقون ع۱) یہ منافق ہی ہیں جو کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو محمد رسول اللہ کے ساتھ جمع ہیں ان پر اپنے روپے نہ خرچ کیا کرو تاکہ یہ تتر بتر ہو جائیں۔ اور جب عبد اللہ بن ابی بن سلول نے دیکھا کہ انصار جوش میں آگئے ہیں تو جڑ پر تبر چلانا چاہا۔ یعنی خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک کی اور کہا یَقُوْلُوْنَ لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ (منافقون ع۱) یعنی ہمیں مدینے پہنچ لینے دو وہاں مدینہ کا سب سے بڑا آدمی (یعنی خود عبد اللہ بن ابی) اس کے سب سے ذلیل آدمی کو (یعنی نعوذ باللہ من ذالک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فداہ نفسی وروحی کو) وہاں سے نکال دے گا۔

کبھی یہ لوگ قومی گنہگاروں کی پیٹھ ٹھونکتے تھے۔ کہ تا وہ جوش میں آکر اسلام سے برگشتہ ہو جائیں۔ کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اعمال پر معترض ہوتے تاکہ لوگوں میں بددلی پھیلائیں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّلْمِزُكَ فِي الصَّدَقٰتِ (توبہ رکوع ۷) یعنی ان منافقوں میں سے وہ بھی ہیں جو تیری صدقات کی تقسیم پر معترض ہوتے ہیں۔ اس سے ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ جن کو صدقہ میں سے مال نہ ملا ہو۔ ان میں بددلی پیدا ہو۔ اسی طرح آپ کے متعلق اعتراض کرتے کہ هُوَ اُذُنٌ (توبہ رکوع ۷) وہ تو کان ہی کان ہے۔ یعنی اس نے تو چاروں طرف جاسوس چھوڑ رکھے ہوئے ہیں۔ کوئی آدمی آزادی سے اپنے خیالات ظاہر نہیں کر سکتا۔ کبھی مشکلات کے وقت مسلمانوں میں بددلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے۔ جیسا کہ فرماتا ہے وَاِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَآ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ (توبہ رکوع ۷) یعنی اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مخلصین صحابہ کو کوئی نقصان جنگ میں پہنچتا تو کہتے کہ دیکھا کہ یہ ہمارے مشورہ پر عمل نہ کرنے کا نتیجہ ہم نے پہلے ہی صورت حالات کو بھانپ لیا تھا اور اس جنگ میں شامل نہ ہوئے تھے۔ کبھی کفار کو مسلمانوں کے خلاف جوش دلاتے جیسا کہ فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا وَّاِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ۔ (حشر رکوع ۲) یعنی کیا تجھے ان منافقوں کا حال معلوم ہے کہ وہ اپنے اہل کتاب کافر بھائیوں کو جا کر اکساتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر تم کو مدینہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ہی مدینہ چھوڑ جائیں گے۔ اور تمہارے معاملہ میں ہم کسی کی بات نہ سنیں گے اور اگر تم سے جنگ کی گئی تو ہم تمہارے ساتھ مل کر مسلمانوں سے لڑیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔ کہ یہ جھوٹ بولتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب اہل کتاب کو جلاوطن کیا گیا تو وہ لوگ ساتھ نہ نکلے۔ اور جب ان سے لڑائی ہوئی تو انہوں نے ان کا ساتھ نہ دیا۔ کیونکہ ان کی اصل غرض تو مسلمانوں کے خلاف فساد پھیلانا تھی۔

اسی طرح ایک فساد کا طریق یہ تھا کہ وہ مسلمانوں کو ڈرانے کی کوشش کرتے تھے۔ چنانچہ فرماتا ہے وَاِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ (نساء ع۱) جب کوئی امن یا خوف کی بات ان کو معلوم ہو جاتی تو اسے خوب پھیلاتے ہیں تاکہ مسلمانوں میں فساد پیدا ہو جائے۔ خوف کی بات تو اس لئے کہ مسلمان ڈریں اور امن کی بات اس موقعہ پر کہ جب دیکھیں کہ بعض مسلمان اس صلح پر خوش نہیں تو ایسے موقعہ پر وہ مسلمانوں کو جوش دلانے کی کوشش کرتے اور کہتے کہ اس طرح صلح کر کے ہم کو ذلیل کیا جا رہا ہے

غرض منافق طرح طرح سے ملک میں فساد پیدا کرتے تھے اور اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جب ان سے کہا جاتا کہ اس طرح فساد پیدا کرنے سے کیا فائدہ ایسا نہ کرو تو وہ یہ جواب دیتے کہ ہم تو صرف اصلاح کی خاطر یہ سب کام کرتے ہیں۔ یہ بھی منافقوں کی ایک علامت ہے کہ اپنے گندے اعمال کو چھپانے کے لئے ہمیشہ اپنے اعمال کیلئے کوئی ایسا ایسا بہانہ بنا لیتے کہ جس سے ان کے اعمال بظاہر نیک نظر آئیں۔ کسی موقعہ پر غریبوں کی امداد کا بہانہ کسی موقعہ پر مسلمانوں کو تباہی سے بچانے کا بہانہ کسی موقعہ پر دشمن کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کا بہانہ۔ غرض اپنی بدنیتی کو نیک نیتی کے پردہ میں چھپانے کی کوشش ہمیشہ ان کی طرف سے ہوتی رہتی ہے۔ اور اگر وہ یہ نہ کریں تو اپنے نفاق کو چھپائیں کس طرح۔ ہر قوم اور ہر ملک کے منافق اسی طرح کرتے ہیں اور جن قوموں کی تباہی کے دن آجاتے ہیں وہ ان کے دھوکے میں آکر سچے خیر خواہوں کو چھوڑ دیتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے صحابہ کو ان کے دھوکے سے بچایا اور ان کی شرارتیں انہی کے سروں پر الٹ پڑیں۔

منظم جماعتوں میں منافقوں کا گروہ ضرور ہوتا ہے۔ کیونکہ جب تنظیم نہ ہو تو منافقت کرنے کی ضرورت کم ہی ہوتی ہے۔ لیکن جب ایک جماعت منظم ہو تو اسے چھوڑنا کمزور دل لوگوں کے لئے مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ ایک طرف تو اپنی جماعت سے بھی تعلق بنائے رکھتے ہیں اور دوسری طرف خفیہ خفیہ اس کے مخالفوں سے بھی ساز باز شروع کر دیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ چونکہ ایک منظم جماعت ہے۔ اسے اس خطرہ کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہیئے۔ منافقوں کا وجود اس میں پایا جانا اس کی کمزوری کی علامت نہیں بلکہ اس کی تنظیم کا ثبوت ہے۔ ہاں ضرورت اس امر کی ہے کہ وہ منافقوں کی چالوں کو جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں سمجھے اور انہیں مدنظر رکھ کر منافقوں کو پہچانے اور ان سے وہی معاملہ کرے جو قرآن کریم نے تجویز کیا ہے اور ان کے ہتھکنڈوں میں نہ آئے کہ وہ شیطان کی طرح خیر خواہ بن کر ہی حملے کیا کرتے ہیں۔

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ بخار ٹانگ کے درد اور کمزوری کی وجہ سے تقریباً چار ماہ سے علیل ہیں۔ احباب جماعت سے والدہ صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ملک سعید احمد بدین ضلع حیدر آباد)

۲۔ جملہ پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(شیخ عبد الماجد بی اے۔ سلطانپورہ لاہور)

۳۔ عزیزم مبارک احمد بعمر ۱۱ سال چند یوم سے بخار کھانسی سے بیمار ہے۔ عزیزم پیدائشی طور سے قوت گویائی سے محروم ہے۔ احباب کرام اس معذور بچے کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنے فضل و کرم سے شفا اور صحت کاملہ عطا فرما کر صحت مند زندگی دے۔ آمین۔
(حکیم صوفی دین محمد احمدیہ دار الشفاء گوجرانوالہ)

۴۔ عاجزہ کی ہمشیرہ صاحبہ آجکل بیمار ہیں اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ مورخہ ۲/۳/۶۹ کو ان کا اپریشن ہوا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمادیں۔ اللہ کریم ان کو کامل شفا عطا فرمادیں۔ (عبد الکریم ثمان روڈ لاہور)

۵۔ عزیزی زبیدہ بیگم عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب جماعت بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے۔ (ڈاکٹر محمد عبد اللہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ مورخہ ۲/۳/۶۹ ساڑھے گیارہ بجے صبح اس دنیا سے کوچ کر گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ احباب جماعت فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ مرحومہ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔ اور اللہ تعالیٰ میرا اور میرے چھوٹے چھوٹے دو لڑکیوں اور چار لڑکوں کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمادے۔
(خاکسار نیاز قطب احمد بٹ پشاور)

تریاق اٹھرا۔ اٹھرا کے علاج کیلئے کورس ۱۵ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵ روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون نمبر ۳۸

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

(قسط نمبر ۴)

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

ذیل میں تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کے ان وعدہ جات کی فہرست دی جاتی ہے جن کے وعدہ جات ایک سو سے دو سو تک کے ہیں نیز وہ وعدہ جات جو پہلی فہرستیں شائع ہونے کے بعد موصول ہوئے ہیں تمام لجنات وصولی کی جلد از جلد کوشش کریں۔ یاد رہے کہ لجنہ اماء اللہ میں چندہ دہندگان کا نام لکھوانے کی رقم کم از کم ۵۰/- روپے مقرر کئے گئے ہیں۔ چار سال میں ادا کرنے کی صورت میں یہ رقم صرف ۱۲۵/- روپے ماہوار بنتی ہے۔ صاحبہ منتظمات خود تین اپنا وعدہ پانچ صد تک بڑھانے کی کوشش کریں۔

(خاکسار مریم صدیقہ)

۱۔ شمیم اختر اہلیہ نذیر احمد صاحب ربوہ	۱۰۰	—	—
۲۔ سراج بی بی صاحبہ "	۱۰۰	—	— (ادا کر دیا)
۳۔ بیگم خواجہ محمد شفیع صاحب مرحوم چکوال حال ربوہ	۱۰۰	—	—
۴۔ رشیدہ بیگم اہلیہ مرزا سلطان بیگ لنڈن " "	۱۰۰	—	—
۵۔ سعیدہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰۰	—	—
۶۔ امۃ اللطیف صاحبہ "	۱۰۰	—	—
۷۔ نسیم بیگم عبدالرحمان دھلوی ربوہ	۱۰۰	—	—
۸۔ نفیسہ شاہدہ "	۱۰۰	—	—
۹۔ مبارکہ بیگم عبدالہادی	۱۰۰	—	—
۱۰۔ فاطمہ بیگم ہمشیرہ محمد صدیق چنیوٹ	۱۰۰	—	—
۱۱۔ عائشہ بیگم اہلیہ سید محمد حسین صاحب جھنگ	۱۰۰	—	—
۱۲۔ عذرا بیگم اہلیہ مرزا محمد یعقوب صاحب	۱۰۰	—	—
۱۳۔ بگھی صاحبہ پکا نسوانہ	۱۰۰	—	—
۱۴۔ امۃ الرشید عابدہ ربوہ	۱۰۰	—	—
۱۵۔ حیات بیگم بیوہ مولوی ابراہیم صاحب بقاپوری	۱۰۰	—	—
۱۶۔ بیگم محمد اسمٰعیل خان معرفت صاحبزادہ وسیم احمد صاحب	۱۰۰	—	—
۱۷۔ صفیہ بیگم چوہدری عطا محمد صاحب ربوہ	۱۰۰	—	—
۱۸۔ سرور فی اہلیہ تفضل حسین صاحب لاہور	۱۰۰	—	— سالانہ
۱۹۔ طاہر آصف لاہور	۱۰۰	—	—
۲۰۔ مسز غلام مجتبیٰ ایڈووکیٹ لاہور	۱۰۰	—	—
۲۱۔ بیگم شیخ عبدالرحمان صاحب "	۱۰۰	—	— سالانہ
۲۲۔ فاطمہ اہلیہ محمد الدین صاحب "	۱۰۰	—	—
۲۳۔ سردار بیگم صاحبہ صحابیہ لاہور	۱۰۰	—	—
۲۴۔ فہمیدہ اہلیہ چوہدری محمد صالح صاحب لاہور	۱۰۰	—	—
۲۵۔ رشیدہ ملک صاحب لاہور	۱۰۰	—	—
۲۶۔ حمیدہ بیگم عبداللہ جان صاحب لاہور	۱۰۰	—	—
۲۷۔ بیگم محمود احمد خان "	۱۰۰	—	—
۲۸۔ بیگم محمد رفیق صاحب "	۱۰۰	—	—
۲۹۔ کوثر شاہین صاحبہ "	۱۰۰	—	—
۳۰۔ عفت بیگم عبدالجلیل عشرت لاہور	۱۰۰	—	—
۳۱۔ نعیمہ قریشی اپنی طرف سے	۱۰۰	—	—
۳۲۔ " " از طرف سلیمہ قریشی لاہور	۵۰	—	—
۳۳۔ اقبال بیگم والدہ محمد انور "	۱۰۰	—	—
۳۴۔ والدہ ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب "	۱۰۰	—	—
۳۵۔ اہلیہ کیپٹن شیر محمد خان صاحب "	۱۰۰	—	—
۳۶۔ بیگم عبدالوحید صاحب ہیلتھ آفیسر "	۱۰۰	—	—
۳۷۔ انور سلطانہ بیگم مبارک احمد شاد مع دختران لاہور	۱۳۰	—	—
۳۸۔ بیگم راجہ محمد اسلم صاحب لاہور	۱۰۰	—	—
۳۹۔ بیگم چوہدری عبدالحق صاحب "	۱۰۰	—	—
۴۰۔ حمیدہ حفیظ حکیم حفیظ الرحمٰن سنوری	۱۰۰	—	—
۴۱۔ بیگم میاں جلال الدین صاحب لاہور	۱۰۰	—	—

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

شنقیل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا مہلک

اپھارہ

دواکسیر اپھارہ کے صرف ایک پیکٹ سے منٹوں میں غائب!

جانوروں کو اپھارہ سے بچانے کے لئے اس دوا کا آپ کے پاس ہونا ضروری ہے غیر مفید ثابت ہونے پر پوری قیمت واپس فی پیکٹ ۱/- ۱ درجن پر ۲۳ ۲/ کمیشن ۲ درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں

بیاہ شادی کیلئے

جڑاؤ و سادہ سیٹ

چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور۔ فون نمبر ۲۶۲۳

مرغی خانہ

وائٹ لیگھارن نسل کے سال بھر متواتر انڈے دینے والے چوزے اور بھٹا نیوالے خلیل پولٹری فارم ربوہ سے حاصل کریں چوزے حاصل کرنیکے لئے جلد آرڈر بک کروائیں۔

ریٹ چوزے ۵۰ روپے سینکڑہ بھٹا نیوالے انڈے ۶/- روپے درجن

(منیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور غیر احمدی دوستوں کو پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف ۲/- (منیجر)

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

پرنس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور

کی

آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے

(منیجر)

وقت کی پابند یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس عوام کی اپنی پسند

ٹائم ٹیبل	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
روانگی از سرگودھا تا لاہور	۳-۳۰	۴-۳۰	۵-۳۰	۶-۳۰	۷-۱۵	۸-۰۰	۸-۴۵	۹-۳۰	۱۰-۳۰	۱۱-۳۰	۱۲-۱۵	۱-۰۰	۱-۴۵	۳-۳۰	۳-۱۵	۴-۳۰	۵-۳۰
روانگی از لاہور تا سرگودھا	۳-۰۰	۳-۵۰	۴-۵۵	۵-۴۰	۶-۲۰	۶-۳۰	۸-۱۰	۹-۱۰	۱۰-۳۰	۱۱-۱۰	۱۲-۴۰	۱-۳۰	۲-۳۰	۳-۱۰	۴-۲۰	۵-۵۰	۷-۲۰
روانگی از سرگودھا تا گوجرانوالہ	۴-۴۵	۹-۱۵															
روانگی از گوجرانوالہ تا سرگودھا	۹-۳۰	۲-۳۰															

ہمیشہ یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس کی آرام دہ بسوں میں سفر کیجئے۔ آپ کی خدمت کے لئے تجربہ کار خوش اخلاق اسٹاف کی خدمات حاصل ہیں

(محمد علی ظفر برائے منیجر)

خوبصورت اور مضبوط امریکن دانت جدید ترین طریقے سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ دانت بغیر درد کے نکالے جاتے ہیں۔ دانتوں کی جملہ امراض کا علاج کیا جاتا ہے

ڈاکٹر شریف احمد پرانا ڈاکٹر چنیوٹ

دوائی فضل الٰہی اولاد نرینہ کے لئے دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں۔ مکمل کورس سولہ روپے

اعلان نکاح

میرے بیٹے عزیزم ایم اے لطیف شاہد ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج سرگودھا کا نکاح عزیزہ ذکیہ عطا ایم اے بنت مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ سے مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر پر مکرم قاضی نذیر احمد صاحب فاضل نے ۲۲ فروری کو ۱۸/۶ دارالصدر غربی ربوہ میں پڑھا۔ اسی روز میرے بیٹے عزیزم محمود مجیب اصغر سول انجینئر از گو آئوسٹ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس کا نکاح عزیزہ مریم صدیقہ بنت مکرم ڈاکٹر سردار نذیر احمد صاحب کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اگست ۱۹۶۸ء میں پڑھا۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔ شکریہ۔

(فضل الرحمٰن بی اے بی ٹی چوپڑہ منڈی بھیرہ ضلع سرگودھا)

مجلس مشاورت تک (۱۲) فیصد خاص رعایت سے فائدہ اٹھائیں

زرجام عشق :-	طاقت کے لئے مشہور و معروف دوا	رعایتی قیمت ۱۸-- روپے
معجون فلاسفہ :-	مقوی اعضائے رئیسہ اور کثرت پیشاب کے لئے	فی ڈبہ ۵-- "
حب مقوی اعصاب :-	فالج۔ لقوہ۔ اعصابی دردوں اور وجع المفاصل کے لئے	۴-- "
تریاق بواسیر :-	خونی و بادی بواسیر کے لئے مجرب دوا ہے۔	۵-- "
سرمہ حمیدہ :-	آشوب چشم کے ابتدائے موتیا اور ضعف بصر میں مفید ہے	۷۵-- "
فری گرنٹا اینٹی پمپل کریم :-	چہرے کے کیل اور پھنسیوں کے لئے بے حد مفید ہے	۳-- "
کاجل نور چشم :-	امراض چشم کے لئے سو فیصد خالص جڑی بوٹیوں کا جوہر	۲۵-- ۱ "
تریاق سلیمانی :-	بدہضمی، تبخیر معدہ، ہیضہ، متلی، قے اور درد شکم کے لئے	۱/۲-- ۲ "

المنار دواخانہ بالمقابل الکمیٹ گولبازار ربوہ

وعدہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ بقیہ

۴۲۔ امۃ النصیر بنت پیر صلاح الدین صاحب۔ ملتان ۱۵۰--

۴۳۔ قرۃ العین بشریٰ " ۱۵۰--

۴۴۔ سیدہ مہدی حسین اہلیہ عبدالقادر صاحب لاہور ۱۰۰--

۴۵۔ نصرت آرا چوہدری البشیر احمد صاحب " ۱۰۰--

۴۶۔ بدیعہ بنت غلام محمد صاحب شہید " ۱۰۰--

۴۷۔ امۃ الرشید بنت ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب " ۱۰۰--

۴۸۔ صدیقہ مسیح اہلیہ میجر عبدالسمیع صاحب " ۱۰۰--

۴۹۔ امۃ الجلیل چک ۵ ضلع لائلپور " ۱۰۰--

۵۰۔ رحمت بی بی چک ۱۶۴ " " ۱۲۰--

۵۱۔ امۃ الہادی اہلیہ چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب لائلپور " ۱۰۰--

۵۲۔ ریحانہ محمود " " ۱۰۰--

۵۳۔ کریم بی بی اہلیہ شیخ محمد عبداللہ صاحب لائلپور " ۱۰۰--

۵۴۔ خدیجہ چک ۸۸ جب اسلام آباد ضلع لائلپور " ۱۰۰--

۵۵۔ امۃ السلام بیگم ریگیڈیر اقبال " ۱۰۰--

۵۶۔ رسول بی بی گوجرہ ضلع لائلپور " ۱۰۰--

۵۷۔ صادقہ اہلیہ شریف اللہ لائلپور " ۱۰۰--

۵۸۔ بیگم دوست محمد جڑانوالہ ضلع لائلپور " ۱۰۰--

۵۹۔ ناصرہ بیگم چک ۳۳۲ جب لائلپور " ۱۰۰--

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی ملک صفی اللہ خان صاحب ریلوے ہسپتال کراچی چھاؤنی کو ۵ فروری ۱۹۶۲ء کو ایک بچی عطا فرمائی ہے نومولودہ ڈپٹی ملک محمد نصر اللہ خان صاحب مرحوم صابر کی پوتی اور ملک عبدالرشید صاحب آفسر کرشن نگر لاہور کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے میری ہمشیرہ کو بھی ۱۸ جنوری کو لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود ڈپٹی نصر اللہ صاحب مرحوم کا نواسہ اور مولوی عبدالغنی صاحب آف چک جھمرہ کا پوتا ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ دونوں بچوں کو خادم دین بنائے اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔ آمین (ملک محمد نصیر اللہ خان ہیڈ ماسٹر گولبازار۔ ربوہ)

صرف چار خوراکوں سے **بواسیر غائب** تسلی کے لئے تفصیلی لٹریچر اور

نمونہ کی ایک خوراک بلا ڈاک خرچ بالکل مفت

مکمل کورس دس روپے

کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۳۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی، گولبازار۔ ربوہ

قابل اعتماد سروس

سرگودھا سے سیالکوٹ

عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی کی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

خریدتے وقت

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

ملاحظہ فرمالیا کریں۔

ملتے جلتے ناموں سے دھوکہ نہ کھائیں

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ

لائلپور

میں اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ بستر، فرش دریاں کھیس تولیے، جاء نماز، تھوک و پرچون مل سکتے ہیں

وسیم ٹیکسٹائل ہاؤس

چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائلپور

عمارتی لکڑی

ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار۔ کیل۔ پڑتل۔ چیل کافی تعداد میں موجود ہے۔ ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقعہ دے کر مشکور فرمائیں

گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ لاہور فون ۶۲۶۱۸

اعلان

بل اخبار الفضل ماہ تبلیغ ۱۳۴۸ہش۔ ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دیئے گئے ہیں۔ براہ مہربانی ان بلوں کی ادائیگی ۱۰ امان ۱۳۴۸ہش تک فرما دیں۔ ورنہ مجبوراً ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جاوے گی۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

حب اٹھرا (رجسٹرڈ) امراض اٹھرا کی شہرۂ آفاق دوا فی تولہ ۲ روپے مکمل کورس ۱۱ تولے ۲۰ روپے **حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ** / بالمقابل ایوان محمود ربوہ

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

۲۵ تبلیغ تا ۳ امان ۱۳۴۸ ہش

۱۔ گزشتہ ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۲ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۸ ہجری مطابق ۲۷ تبلیغ ۱۳۴۸ ہجری شمسی بروز جمعرات ربوہ میں عیدالاضحیٰ کی مقدس و مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی اہل ربوہ نے مسجد مبارک میں پونے نو بجے صبح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ احمد نگر چنیوٹ، لائل پور، اور بعض دوسرے مقامات کے بہت سے احباب نے بھی ربوہ پہنچ کر حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نہ صرف مسجد مبارک بلکہ اس سے ملحقہ وسیع و عریض احاطہ بھی پُر شوق نمازیوں سے بھرا ہوا تھا۔ نماز عید پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان کی عظیم الشان قربانی اور پھر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اعلیٰ ترین قربانیوں اور ان کی کما حقہٗ پیروی کی اہمیت پر نہایت بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس پر معارف خطبہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور پھر احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کی دعا دینے کے بعد قصر خلافت تشریف لے گئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے اور حضور کے پر معارف خطبۂ عید سے بہرہ ور ہونے کے بعد خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور احباب جماعت نے بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر حضرت اماں جان نور اللہ مرقدہا اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی اور پھر اپنے گھروں میں واپس جا کر قربانیاں دیں۔

۳ ۱۰ ذوالحجہ کو حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز عید ادا کرنے اور حضور کے پر معارف خطبۂ عید سے بہرہ ور ہونے کے بعد احباب کی دلی خواہش تھی کہ وہ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ سے شرف مصافحہ حاصل کر کے اپنے آقا کی خدمت میں عید کی مبارکباد عرض کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ لیکن حضور نے اس خیال سے کہ احباب کو واپس جا کر قربانیاں دینی ہیں مجد میں مزید قیام فرمانا مناسب نہ خیال فرمایا۔ تاہم احباب کی خواہش کے پیش نظر ان کی یہ درخواست منظور فرمائی کہ حضور اگلے روز ۱۱ ذوالحجہ کو نماز جمعہ کے بعد احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمائیں۔ چنانچہ اگلے روز حضور نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھانے کے بعد جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا۔ شرف مصافحہ حاصل کرنے کی غرض سے احمد نگر، چنیوٹ، لائل پور اور سرگودھا کے بہت سے احباب نے اس روز ربوہ آ کر ہی نماز جمعہ ادا کی۔ احباب ایک خاص نظام کے تحت حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کرنے اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد قطار در قطار گزرتے جاتے تھے۔ حضور بھی احباب سے ان کا حال دریافت فرما کر ساتھ کے ساتھ ان سے باتیں بھی کرتے رہے۔ مصافحہ کا یہ سلسلہ تین بجے سہ پہر تک جاری رہا۔ اس موقع پر ہزاروں احباب کو مصافحہ کا شرف حاصل کرنے اور اپنے آقا ایدہ اللہ کی خدمت میں عید کی مبارکباد عرض کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

۴۔ حضور ایدہ اللہ نے ۱۱ ذوالحجہ مطابق ۲۸ تبلیغ کو سو مبارک ربوہ میں نماز جمعہ پڑھائی خطبہ جمعہ میں حضور نے سورہ ہود کی آیت فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ۔ کی لطیف تفسیر بیان کرتے ہوئے قرب الٰہی کی تین مختلف اقسام قرب عام، قرب غضب اور قرب رحمت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے واضح فرمایا۔ قرب الٰہی کی تیسری قسم یعنی قرب رحمت وہ قرب ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ حضور نے فرمایا جس بندے کو یہ قرب حاصل ہو جاتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ صرف قریب ہونے کے جلوے ہی ظاہر نہیں کرتا بلکہ مجیب ہونے کے جلوے بھی ظاہر کرتا ہے۔ اس قرب کا حاصل ہونا ایک سچی نشانی ہے سچے مذہب کی۔ اور اب اسلام ہی وہ مذہب ہے جو اس قرب سے اپنے سچے پیروؤں کو بہرہ ور کرتا ہے۔ آخر میں حضور نے اس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ اس آیت کریمہ کی رو سے قرب رحمت کے حصول کے دو ذرائع ہیں اوّل استغفار اور دوم توبہ جس کے معنے ہیں کامل عاجزی اور انکسار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ حضور نے تلقین فرمائی کہ ہماری جماعت کے ہر فرد کو ان ہر دو ذرائع کو اختیار کر کے قرب رحمت کو جو پیدائش انسانی کی علت غائی ہے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

وعدہ جات فضل عمر فاؤنڈیشن کی سو فیصد ادائیگی

۱۔ مکرم کرنل محمد عطاء اللہ صاحب لاہور نائب صدر فضل عمر فاؤنڈیشن نے اس مبارک تحریک میں پندرہ ہزار روپیہ کے گرانقدر عطیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے اس وعدہ کی سو فیصد ادائیگی فرما دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

۲۔ مکرم شیخ کریم بخش مرحوم کوئٹہ کے خاندان کی طرف سے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں پانچ ہزار روپیہ کا وعدہ تھا یہ وعدہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بذریعہ شیخ محمد حنیف صاحب و شیخ محمد اقبال صاحب سو فیصد ادا ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خاندان پر اپنے دینی و دنیوی انعامات نازل فرمائے۔ آمین۔

۳ محترم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز دارالبرکات ربوہ نے اپنے اور اپنے عزیزان کی طرف سے اس مبارک تحریک میں بارہ صد روپیہ کا وعدہ فرمایا تھا۔ آپ نے یہ وعدہ بفضلہ تعالیٰ مکمل طور پر ادا فرما دیا ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ ان مخلصین کو اپنے دینی اور دنیوی انعامات سے سرفراز فرمائے آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

جملہ جماعت ہائے احمدیہ پاکستان کے امراء و صدر صاحبان کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

جیسا کہ قبل ازیں متعدد مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے کہ قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کا پہلا حصہ جس میں انتظامی قواعد کے علاوہ انتخابات عہدیداران سے تعلق مکمل قواعد درج ہو کر طبع ہو چکا ہے قواعد و ضوابط صدر انجمن احمدیہ کے اس حصہ کی ایک ایک کاپی کا ہر جماعت میں موجود ہونا اشد ضروری ہے۔ کیونکہ جماعتوں میں ان قواعد و ضوابط کی عدم موجودگی کی وجہ سے بہت سی غلط فہمیاں اور دقتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جن کو رفع کرنے کے لئے سلسلہ کو نہایت قیمتی وقت خرچ کرنا پڑتا ہے لہٰذا جن جن جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان نے ابھی تک قواعد و ضوابط کی یہ کتاب حاصل نہیں کی وہ جلد سے جلد نظارت ہذا سے حاصل کر لیں اس کی قیمت علاوہ محصول ڈاک ایک روپیہ پچیس پیسے اور مع محصول ڈاک دو روپے دس پیسے ہے۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

دعائے مغفرت

میری والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم حکیم یوسف علی خان صاحب مرحوم مختصر علالت کے بعد مورخہ ۲۶/۲/۶۹ کو بوقت دو بجے شب اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نعش کو لاہور سے اسی دن بذریعہ ایمبولینس کار ربوہ لایا گیا۔ جہاں حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا قبر پر حضرت مولوی ابو العطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہم سب پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین (حکیم نور علی خان ۵۵ فلیمنگ روڈ لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴